RP 110 # 3

ایمان کی شریعت (رومیوں 3:27)

ایک عُمدہ بائبل سٹڈی جو ایمان کی شریعت کی وضاحت کرتی ہے۔ یہ خُدا کے کلام کی بُنیاد پر ایک ٹھوس چٹان ہے۔ اِس تحقیق میں کُچھ بھی جان بُوجھ کر مُبہم پیش نہیں کیا گیا ہے۔ اِس کا مقصد خُداوند یسوع مسیح کے نام کو جلال بخشنا ہے۔ اگر آپ اِس میں کوئی غلطی پائیں تو آپ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

تعارف 3:

پولوس رسول نے کہا، ''پس فخر کہاں رہا؟ اس کی گنجائش ہی نہیں۔ کونسی شریعت کے سبب سے؟ کیا اعمال کی شریعت سے؟ نہیں بلکہ ایمان کی شریعت سے'' ۔ (رومیوں 3:27)۔ جب ہم قُدرتی یا سائنسی قوانین کی طرف دیکھتے ہیں، کشش ارض کے قانون کی مانند، یا ہوائی حرکات کا قانون، یا نیوٹن کا قانون حرکت، وہ ایسے قوانین ہیں جو ہر مرتبہ بغیر ناکامی کے کام کرتے ہیں۔ ایمان بھی ایک شریعت ہے جس پر جب مناسب طور کام کیا جائے تو یہ ہر بار بغیر ناکامی کے کام کرتا ہے۔ ایمان کی شریعت کے استعمال سے، ہم خُدا کا کوئی بھی وعدہ پا سکتے ہیں، شفا، گناہوں سے کفارہ، گناہوں کی مُعافی، راستبازی، اور نجات سمیت۔ یہ اُسی بُنیاد پر کام کرتا ہے جیسے کہ قانونِ کششِ ارض، اور یہ کہ خُدا اُسے مقرر کرتا ہے جو یہ کام کرتا ہے، ''سب چیزوں کو اپنی قُدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے'' (عبرانیوں 1:3)۔ ایمان وہ ذریعہ ہے جس سے ہم خُدا کے کسی بھی وعدے کو پا سکتے ہیں، اور ایمان کے لئے کُچھ بُنیادی شرائط ہیں جس میں خُدا کام کرتا ہے۔ یہ سب ہر معاملے میں قابل عمل نہیں ہوتی لیکن زیادہ تر نہیں ہوتیں۔

(1) ہمیں اپنے ایمان کی بُنیاد اُس پر رکھنی چاہیئے جو خُدا نے کہا ہے یا جو ہم جانتے ہیں کہ وہ کرے گا۔

(2) کبھی کبھار ہمیں خُدا سے اِس کے لئے کہنا چاہئے۔

(3) کبھی کبھار ہمیں یہ ہونے دینا چاہئے۔

(4) ہمیں یقین رکھنا چاہئے کہ ہم وہی پاتے ہیں جو ہم مانگتے ہیں یا جو ہونے دینا چاہتے ہیں۔

(5) ہم جو یقین رکھتے ہیں اُس کا اقرار کرنا چاہئے۔

(6) ہمیں اُس پر عمل کرنا چاہئے جو ہم یقین رکھتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں، کوئی بھی شرط پوری کرتے ہوئے جو متعلقہ صورتحال پر قابل

عمل ہوتی ہے۔

(7) ہمیں وقت کے ہر دورانئیے میں برداشت کرنی چاہئے جو خُدا وعدے کے ظہور کے لئے مقرر کرتا ہے۔

اِس بائبل کی تحقیق میں ہم ایمان کی شریعت کی کتاب مُقدس کی رُو سے بُنیادوں کی وضاحت کریں گے جو ہر مسیحی کے کام کے لئے ضروری ہے۔

نمبر 3.1 ایمان کی بُنیاد اُس پر ہونی چاہئے جو خُدا نے فرمایا ہے:

گنتی 19:23

۱۹۔ خدا انسان نہیں کہ جھوٹ بولے، اور نہ وہ آدمزاد ہے کہ اپنا ارادہ بدلے، کیا جو کچھ اُس نے کہا اُسے نہ کرے، یا جو فرمایا ہے اُسے پورا نہ کرے؟۔

یسعیاہ 24:14

۲۴۔ رب الافواج قسم کھا کر فرماتا ہے کہ یقیناً جیسا میں نے چاہا ویسا ہی ہو جائیگا اور جیسا میں نے ارادہ کیا ہے ویسا ہی وقوع میں آئیگا۔

یسعیاہ 11:46

۱۱۔ جو مشرق سے عقاب کو یعنی اُس شخص کو جو میرے ارادہ کو پورا کریگا دور کے ملک سے بلاتا ہوں۔ میں ہی نے یہ کہا اور میں ہی اسکو وقوع میں لاؤنگا۔ میں نے اسکا ارادہ کیا اور میں ہی اسے پورا کرونگا۔

یرمیاہ 28:4

۲۸۔ اس لئے زمین ماتم کریگی اور اُوپر سے آسمان تاریک ہو جائیگا کیونکہ میں کہہ چکا۔ میں نے ارادہ کیا ہے میں اُس سے پشیمان نہ ہونگا اور اُس سے باز نہ آؤنگا۔

حزقی ایل 25:12

۲۵۔ کیونکہ میں خداوند ہوں۔ میں کلام کرونگا اور میرا کلام ضرور پورا ہوگا۔ اُسکے پورا ہونے میں تاخیر نہ ہوگی بلکہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ اے باغی خاندان میں تمہارے دنوں میں کلام کر کے اُسے پورا کرونگا۔

حزقی ایل 14:22

۱۴۔کیا تیرادل برداشت کریگااور تیرے ہاتھوں میں زور ہوگا جب میں تیرامعاملہ فیصل کرونگا؟ میں خداوند نے فرمایااور میں ہی کر دکھاؤ نگا۔

حزقی ایل 36:36

۳۶۔تب وہ قومیں جوتمہارے آس پاس باقی ہیں جانینگی کہ میں خداوند نے اُجاڑ مکانوں کوتعمیر کیا ہے اور ویرانہ کو باغ بنایا ہے۔میں خداوند
نے فرمایاہے اور میں ہی کر دکھاؤ نگا۔

پہلا یوحنا 5:14-15

۱۴۔اورہمیں جواُس کے سامنے دلیری ہےاُس کا سبب یہ ہے کہ اگراُس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔
۱۵۔اور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سنتا ہے تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے اُس سے مانگا ہے وہ پایا ہے۔

غور کریں:ہر کسی کا کسی چیز میں ایمان ہوتا ہے۔اگر ہم بس پکڑنے کے لئے جائیں،ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ آئے گی۔ہم اپنا کرایہ تیار کرتے ہیں،بس کے متوقع وقت سے قبل بس سٹاپ پر جاتے ہیں اوراُس کا انتظار کرتے ہیں۔ہم ہم جدھر سے بس نے آنا ہوتا ہے اُس سمت میں متوقع انداز میں دیکھتے ہیں اور جب یہ آتی ہے تو یہ ہمارے لئے حیرانگی کا باعث نہیں ہوتی ہمیں اعتقاد ہوتا ہے کہ ڈرائیور جانتا ہے کہ کیسے بس چلانی ہے اور وہ بس کا ایکسیڈنٹ نہیں کرے گا۔ہمارااعتقادہوتا ہے کہ بس کی موزوں طور سروس ہوئی ہے اور یہ کسی قسم کی میکینیکل ناکامی کے سبب حادثہ کا باعث نہیں ہوگی۔اِس قسم کا اعتقاد اُس بُنیاد پر ہوتا ہے جب ہم بس کی کمپنی کو جانتے ہیں؛کہ آیا وہ اپنے ٹائم ٹیبل پر قائم رہتے ہیں یا نہیں،کہ آیا وہ لگاتار ڈرائیوروں کی اہلیت اور فٹنس کو چیک کرتے ہیں اور بسوں کی سروس کے لئے مناسب تربیت یافتہ مکینکوں کو بھرتی کرتے ہیں۔یہ قُدرتی اعتقاد ہے لیکن جب یہ خُدا پر اعتقاد کے معاملے میں آتا ہے تو ہم اپنا بھروسہ اُن باتوں پر نہیں رکھتے جو ہم دیکھتے ہیں،بلکہ ایک اندیکھے خُدا پر اور جو ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اُس نے کہا ہے۔

یہ حتیٰ کہ قُدرتی ماحول میں بھی ممکن ہے۔کسی شخص کا تصور کریں جو اپنے گھر کے فرش میں چوردروازے کو کھولتا ہے اور نیچے تہہ خانے میں جاتا ہے۔وہاں کوئی روشنی نہیں ہے ماسوائے اُس روشنی کے جو چوردروازے سے اوپر سے آتی ہے اور اُس کی ننھی بیٹی آتی ہے اور اُسے پُکارتی ہے،''ڈیڈی،کیا آپ نیچے ہیں؟''
وہ جواب دیتا ہے،''جی ہاں،میری پیاری بیٹی''۔
وہ پوچھتی ہے،''کیا میں نیچے آپ کے پاس آسکتی ہوں؟''۔

وہ جواب دیتا ہے، ''جی ہاں، میری پیاری بیٹی، چور دروازے کے سرے پر بیٹھ کر نیچے چھلانگ لگا دو اور میں تُمہیں پکڑ لُوں گا''۔

اپنے باپ کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے، جسے وہ دیکھ نہیں سکتی، وہ اندھیرے میں کُود جاتی ہے اور اپنے باپ کے بازوؤں میں محفوظ جا پہنچتی ہے۔

اُس کا اپنے باپ کے الفاظ میں یقین تھا حالانکہ وہ اُسے دیکھ نہیں پاتی، اور ایسا ہی ہمیں خُدا کے ساتھ ہونا ہے۔ یہ سبب کہ کیوں ہمیں اپنا ایمان جو خُدا نے کہا ہے اُس پر رکھنا چاہئے کیونکہ جیسا کہ درج بالا کتاب مُقدس ظاہر کرتی ہے اُس نے وعدہ کیا ہے کہ جو اُس نے کہا ہے وہ پورا کرے گا۔ اِس لئے اگر اُس نے ہمارے لئے کوئی خاص کام کرنے کا وعدہ کیا ہے، پھر یہ مہیا کرتے ہوئے کہ ہم اُن شرائط کو پورا کرتے ہیں، جو اُس نے رکھی ہیں تو وہ پورا کرے گا:۔

(گنتی 19:23) ''خُدا انسان نہیں کہ جھوٹ بولے''۔

(طیطس 2:1) ''خُدا۔۔۔جھوٹ نہیں بول سکتا''۔

اگر ہم اپنا اعتقاد خُدا کے کلام کے علاوہ کسی اور پر رکھیں، جیسے کہ انسان کا کلام یا صورتحال، یا باتیں جو ہم دیکھ سکتے ہیں، تو پھر ہماری خطاؤں کی بُنیاد ہے کیونکہ یہ چیزیں تبدیل ہو سکتی ہیں۔ بحر حال، خُدا نے فرمایا ہے، ''میں اپنے عہد کو نہ توڑونگا اور اپنے مُنہ کی بات کو نہ بدلُونگا'' (زبور 34:89)، اور جب ہم جو اُس نے کہا ہے اُس پر بھروسہ رکھتے ہیں، ہماری مضبوط بنیاد ہے کیونکہ ''جس نے وعدہ کیا ہے وہ سچا ہے''۔ (عبرانیوں 23:10)۔

نمبر 3.2 کبھی کبھار ہم مانگ بھی سکتے ہیں

متی 7:7-8 (یسوع)

۷۔ مانگو تو تم کو دیا جائے گا۔ ڈھونڈ تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔

۸۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔

یعقوب 1:6-7

۶۔ مگر ایمان سے مانگے اور کچھ شک نہ کرے کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی لہر کی مانند ہوتا ہے جو ہوا سے بہتی اور اُچھلتی ہے۔

۷۔ ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ مجھے خداوند سے کچھ ملے گا۔

غور کریں: ہمیں سب کُچھ مانگنا نہیں پڑتا ہے۔ بہت سے لوگ یسوع میں ایمان لاتے ہیں، بغیر اِسے مانگے، کُچھ حتیٰ کہ بغیر اِسے مانگے پاک روح کا بپتسمہ بھی پاتے ہیں، کُرنیلیس اور اُس کا گرانہ اِس کی مثالیں ہیں (اعمال 10:44-46)۔ ابراہام کبھی نہیں مانگا کہ اُس کی نسل آسمان کے ستاروں کی مانند ہو (پیدائش 5:15)، لیکن خُدا نے پھر بھی اُس سے وعدہ کیا۔ پھر بھی، کئی مرتبہ ہمیں مانگنے کی ضرورت پڑتی ہے، کیونکہ نہ مانگنا بھی ایک سبب ہوتا ہے کہ کیوں ہم خُدا سے کبھی کُچھ نہیں پاتے:

(یعقوب 2:4) ''تُمہیں اِس لئے نہیں ملتا کہ مانگتے نہیں''۔

ایک اور سبب کہ کیوں کبھی کبھار ہم خُدا سے نہیں پاتے کیونکہ ہماری زندگیوں میں گناہ ہوتا ہے:

(زبور 18:66) ''اگر میں بدی کو اپنے دل میں رکھتا تو خُداوند میری نہ سُنتا''۔

(یسعیاہ 2:59) ''بلکہ تُمہاری بدکرداری نے تمہارے اور تُمہارے خُدا کے درمیان جُدائی کر دی ہے اور تُمہارے گُناہوں نے اُسے تُم سے رُوپوش کیا ایسا کہ وہ نہیں سُنتا''۔

غور کریں 2: ترجمہ کئے گئے الفاظ شک (متی 21:21)، شک نہ کرے (مرقس 23:11)، شک کیا (رومیوں 20:4)، کُچھ شک نہ کرے کیونکہ شک کرنے والا (یعقوب 6:1)، یہ سب ایک ہی یونانی فعل (diakrinw (Gtr. diakrino کے مختلف زمانے ہیں۔ یہ دو الفاظ سے ملکر بنا ہے، حرف جار (dia (Gtr. dia جس کا مطلب ''سے'' اور فعل (krinw(Gtr. krino جس کا متفرق معنیٰ ''میں چُنتا ہوں''، ''میں ارادہ کرتا ہوں''، ''میں عدالت کرتا ہوں''، ''میں اتفاق نہیں کرتا'' وغیرہ وغیرہ۔ یہاں سیاق وسباق میں diakrinw کا پس پردہ معنیٰ، ''نااتفاقی سے، یا عدالت کرنے سے، یا ذہن میں خلش سے'' (دیکھئے نمبر 2.2)۔ جب ہم کُچھ مانگتے ہیں تو ہمیں اعتقاد سے مانگنا چاہئے، شک نہ کرتے ہوئے (مرقس 23:11؛ یعقوب 1:6-7)، اور خُدا کی مرضی کی موافقت میں (پہلا یوحنا 5:14-15)، خُدا کے لئے اِس گارنٹی کے ساتھ کہ وہ جواب دے گا۔ جہاں تک ہماری نجات کا تعلق ہے، ہماری پوری زندگی جس لمحے ہم پہلی بار یسوع پر ایمان لاتے ہیں سے لیکر ہماری موت تک، خُدا سے ہماری نجات کے لئے درخواست ہے، جو تب ظاہر ہوگی جب یسوع دوبارہ آئے گا (دیکھئے نمبر 1.1 کا غور کریں)۔

نمبر 3.3 کبھی کبھار ہم حُکم دینا چاہئے:

متی 17:19-21

۱۹۔ تب شاگردوں نے یسوع کے پاس آ کر خلوت میں کہا ہم اس کو کیوں نہ نکال سکے؟

۲۰۔اُس نے اُن سے کہا اپنے ایمان کی کمی کے سبب سے کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکوگے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔
۲۱۔لیکن یہ قسم دعا کے سوا اور کسی طرح نہیں نکل سکتی۔

مرقس 23:11
۲۳۔میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اس پہاڑ سے کہے تو اُکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ اور اپنے دل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہو جائے گا تو اُس کے لئے وہی ہوگا۔

غور کریں: یہاں ہم اعتقاد کا مختلف استعمال دیکھتے ہیں۔ایسے بھی دور ہونگے جیسے کہ جب ہم لوگوں میں سے بدروحوں کو نکالیں گے، کہ ہم حُکم دیں بجائے مانگنے کے، اُس اختیار کو استعمال کریں جو یسوع نے ہمیں دیا ہے:

(متی 1:10) ''پھر اُس نے اپنے بارہ شاگردوں کو پاس بُلا کر اُنکو ناپاک رُوحوں پر اختیار بخشا کہ اُنکو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری کو دُور کریں''۔
(لوقا 1:9) ''پھر اُس نے اُن بارہ کو بُلا کر اُنہیں سب بدروحوں پر اختیار بخشا اور بیماریوں کو دُور کرنے کی قُدرت دی''۔
(لوقا 19:10) ''دیکھو میں نے تُم کو اختیار دیا کہ سانپوں اور بچھوؤں کو کُچلو اور دُشمن کی ساری قُدرت پر غالب آؤ اور تُمکو ہرگز کسی چیز سے ضرر نہ پہنچیگا''۔

بحر حال، یہ واضح دکھائی دیتا ہے کہ دُعا کے بعد حُکم بھی جاری ہونا چاہئے تا کہ کام کیا جا سکے، کیونکہ یسوع کبھی کبھار ساری رات دُعا کرتا تھا (لوقا 12:6) قبل اِس کے کہ وہ یہ کام کرنے جائے۔جب شاگرد کُچھ مخصوص بدروحوں کو نہ نکال سکے (متی 19:17)، یسوع نے اُنہیں کہا کہ یہ اِس لئے ہوا کیونکہ وہ کم اعتقاد تھے (متی 20:17) اور اُنہیں روزے اور دُعا کی ضرورت تھی (متی 21:17)۔پطرس نے گھٹنے ٹیکے اور دُعا کی قبل اِس کے کہ وہ مُردہ تبیتا (ہرنی) کو زندہ کرتا (اعمال 40:9)۔کُچھ اور بھی اسباب ہیں کہ کیوں کبھی کبھار یہ کام نہیں کرتا:

(1) ہماری زندگیوں میں گُناہ۔اگر ہم گناہ میں رہیں تو پھر ہم ابلیس کو اپنے اوپر غالب آنے کی اجازت دیتے ہیں اور اِس لئے ضروری نہیں کہ وہ ہمارے الفاظ کی تابعداری کرے:
(امثال 12:22) ''خُداوند کی آنکھیں علم کی حفاظت کرتی ہیں۔وہ دغا بازوں کے کلام کو اُلٹ دیتا ہے''۔

(ہوسیع 9:14) ''دانشمند کون ہے کہ وہ یہ باتیں سمجھے اور دُور اندیش کون ہے جو اِنکو جانے؟ کیونکہ خُداوند کی راہیں راست ہیں اور صادق اُن میں چلیں گے لیکن خطاکار اُن میں گر پڑینگے''۔

(2) خُدا کے کلام سے نافرمانی۔ اگر ہم خُدا کے کلام کی عزت اور فرمانبرداری نہ کریں، تو پھر ہم ظاہر کرتے ہیں کہ یہ ہماری زندگیوں میں اختیار نہیں رکھتا، اور اگر ہم فرمانبرداری نہ کریں، تو ہم کیوں توقع کر سکتے ہیں کہ ابلیس ہماری مانے گا؟

(3) اپنے ذاتی الفاظ کی تکریم میں ناکامی۔ اگر ہم کہیں کہ ہم کوئی کام کرنے جا رہے ہیں اور پھر وہ نہ کریں، اور اپنے الفاظ کو کوئی تابعداری یا عزت ظاہر نہ کریں، تو پھر ہم کیسے توقع کریں کہ ابلیس اِس کی فرمانبرداری کرے گا؟

نمبر 3.4 یقین رکھیں کہ ہم پاتے ہیں جب ہم دُعا مانگتے ہیں یا حُکم دیتے ہیں

متی 22:21

۲۲۔ اور جو کچھ دعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تم کو ملے گا۔

مرقس 11:23-24

۲۳۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اس پہاڑ سے کہے تو اُکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ اور اپنے دل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہو جائے گا تو اُس کے لئے وہی ہوگا۔
۲۴۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو مل گیا اور وہ تم کو مل جائے گا۔

غور کریں 1: دو باتیں ہیں جو یہ کلام مُقدس ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں یقین رکھنے کی ضرورت ہے:

(1) کہ جو کُچھ ہم کہیں گے وہ ہو جائیگا (مرقس 11:23)۔
اگر ہم دُعا مانگیں اور یقین رکھیں کہ خُدا نے ہماری دُعا سُن لی ہے تو پھر ہمیں اقرار کرنا چاہیئے جو ہونے والا ہے (دیکھئے نمبر 3.5)۔ ترجمہ کیا گیا لفظ ''ہو جائے گا'' (Gr. ginetai, Gtr. ginetai) یونانی میں زمانہِ حال ہے ہے، حالانکہ اِس کا ترجمہ انگریزی میں مُستقبل کے طور کیا گیا ہے۔ اگر ہم اِس کا ترجمہ زمانہ حال جاری کے معنوں میں کریں، تو یہ لغوی طور یوں پڑھا جائے گا، ''وجود میں آ رہے ہیں'' یا ''ہو جائیں گے'' یا ''ہو رہے ہیں''۔ فعل درحقیقت یونانی میں عدد میں واحد ہے، لیکن انگریزی میں ترجمہ غیر جانبدار فاعل کے ساتھ

جمع کے طور کیا گیا ہے۔ کُچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

(**متی 49:27**) ''دیکھیں تو ایلیاہ اُسے بچانے آتا ہے یا نہیں''۔

(**متی 20:28**) ''اور دیکھو میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تُمہارے ساتھ ہُوں''۔

(**لوقا 16:3**) ''جو مُجھ سے زور آور ہے وہ آنے والا ہے''۔

(**پہلا کرنتھیوں 5:16**) ''اور میں مکدُنیہ ہو کر تُمہارے پاس آونگا''۔

(**مُکاشفہ 20:22**) ''میں جلد آنے والا ہُوں''۔

اِس لئے ہمیں یقین رکھنے کی ضرورت ہے کہ جو ہم کہتے ہیں اُس کا ظہور یا تو ہوگا یا ہو رہا ہے یا یقین ہے، کیونکہ اگر ہم اِس پر یقین رکھیں گے، خُدا نے فرمایا ہے کہ وہ ہماری باتوں کو ہونے دے گا (دیکھئے نمبر 3.5 غور کریں)۔

(2) کہ جب ہم دُعا کرتے ہیں اور جو مانگتے ہیں وہ پائیں گے (مرقس 24:11)۔

آپ کہہ سکتے ہیں، ''ہم کیسے یقین کریں کہ ہم پاتے ہیں جب کہ ہمارے پاس کُچھ بھی نہیں؟'' جواب یہ ہے۔ ترجمہ کیا گیا لفظ ''تُم کو مل جائیگا'' (Gr. **lambanete**, Gtr. lambanete) یونانی میں زمانہ حال ہے اور جیسا کہ ہم نے ابھی دیکھا اِس کا مطلب عام معنوں میں ''تُم کو مل جائیگا'' ہے یا جاری معنوں میں ''تُم پاتے ہو'' یا ''تُم کو مل جائیگا'' جلد اور یقینی ہونے کے ساتھ۔ ہمیں اِس فعل کو اسی انداز میں ترجمہ کرنا چاہئے جو ہم نے "ginetai" کو ترجمہ کرنے کے لئے چُنا ہے (مرقس 23:11)، کیونکہ وہ ایک دوسرے سے ملتے جُلتے ہیں۔ اِس لئے ''ہوگا'' (آیت 23) مطابقت رکھتا ہے ''ہو جائیگا'' سے (آیت 24)۔ دانی ایل نے رویا جو اُس نے دیکھی تھی کی سمجھ ڈھونڈنے کی کوشش کی اور پورے تین ہفتوں تک، اُس نے روزہ رکھا اور دُعا کی (دانی 10:1-3)۔ جب فرشتہ آخر کار اُس کے جواب کے ساتھ آیا (دانی ایل 10:10-14)، اُس نے وضاحت کی کہ خُدا نے اُس کی دُعا اُس پہلے دن ہی سُن لی تھی جب اُس نے مانگی تھی (آیت 12)۔ اُس نے بتایا کہ اُسے جواب کے ساتھ بھیجا گیا ہے، لیکن آسمانوں میں شریر روح نے ''فارس کی مملکت کے موکل'' نے اُسے بُلایا (آیت 13)، اور مدد آنے تک اُس میں رُکاوٹ ڈالی۔ دانی ایل کی دُعا پہلے دن ہی سُنی گئی تھی، لیکن اُس نے تین ہفتے تک اُس کا جواب نہ پایا۔ طوفان میں پھنسے پولوس اور اُس کے آدمیوں نے چودہ روز تک روزہ رکھا جب فرشتہ آیا اور اُس نے پولوس کو اُن کی جان بخشی کے بارے میں بتایا (اعمال 27:20-35)۔ یرمیاہ نے خُدا کے کلام کے لئے دس دن تک انتظار کیا کہ اُس کے پاس آئے اور اسرائیل کے کپتانوں کی درخواست کا جواب دے (یرمیاہ 42:1-7)۔ اِس لئے اگر ہم یقین رکھیں کہ خُدا ہماری دُعائیں سُنتا ہے جب ہم دُعا مانگتے ہیں، پھر

ایمان سے ہم جواب پاتے ہیں، کیونکہ خُدا اُسے پہنچانے میں وفاداری سے یقین دہانی کراتا ہے۔

(پہلا یوحنا5:14-15)''اورہمیں جواُسکے سامنے دلیری ہے اُسکا سبب یہ ہے کہ اگر اُسکی مرضی کے موافق کُچھ مانگتے ہیں تووہ ہماری سُنتا ہےاور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کُچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سُنتا ہےتو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کُچھ ہم نے اُس سے مانگا ہے وہ پایا ہے''۔

ہم یہاں پر تین مختلف زمانے کام کرتے ہوئے پاتے ہیں:

(الف)خُدا دُعائیں سُنتا ہے''ہوگا''(آیت23)اور''ہوجائیگا''(آیت24)کے ساتھ ہے یہ اِس کی طرف روحانی معنوں میں دیکھنا ہے، کیونکہ ہم ایسی چیزوں کی طرف دیکھ رہے ہیں جوقُدرتی آنکھ سےنہیں دیکھی جاسکتی(دیکھئےنمبر1.2)۔
(ب)فرشتے کا جواب کے ساتھ آنا''ہوجائے گا''(آیت23)اور''تُم کومِل جائیگا''(آیت24)۔یہ بھی اِس کی طرف روحانی معنوں میں دیکھنا ہے، کیونکہ دوبارہ ہم ایسی چیزوں کی طرف دیکھ رہے ہیں جوقُدرتی آنکھ سےنہیں دیکھی جاسکتی(دیکھئےنمبر1.2)۔
(ج)واضح طور پر''ہوگا''(آیت23) اور''تُم کومِل جائیگا''(آیت24)کے ساتھ جواب بنتا ہے۔یہ بظاہر اس کی طرف قُدرتی معنوں میں دیکھنا ہے،اور اِس لئے تشریح ترجیح نہیں دی جاسکتی، کیونکہ اعتقاد ایسی چیزوں کی طرف دیکھنا ہے جوان دیکھی ہیں اور ایمان اُن چیزوں کا اقرار کرنا ہے جو اندیکھی ہیں(دیکھئےنمبر3.5)۔

غور کریں2:نجات کے حوالے سے، خُدا کا کلام بہت سی چیزوں کی فہرست دیتا ہے جو نجات کے لئے ضروری ہے کہ ایمان لایا جائے:

(1) یسوع مسیح(Gr. **eij**, Gtr. eis)پر ایمان رکھیں(یوحنا3:16؛11:26)
(2) خُداوند یسوع مسیح(Gr. **epi**, Gtr. epi)پر ایمان رکھیں(اعمال16:31)
(3) خُدا کے بیٹے کے نام(Gr. **eij**)پر ایمان رکھیں(یوحنا1:12؛3:18)
(4) ایمان رکھیں کہ خُدا نے یسوع کو مُردوں میں سے زندہ کیا(رومیوں4:24؛10:9)
(5) ایمان رکھیں کہ یسوع خُدا کا بیٹا ہے(یوحنا20:31؛اعمال8:37)
(6) خُوشخبری پر ایمان رکھیں(رومیوں1:16؛ پہلا کرنتھیوں15:1-2)
(7) سچائی پر ایمان رکھیں(دوسرا تھسلنیکیوں2:10-13)

کلام مُقدس کی یہ آیات ظاہر کرتی ہیں کہ نجات کیلئے ایمان رکھنا کتنا ضروری ہے۔

نمبر 3.5 جو کُچھ آپ ایمان رکھتے ہیں اُس کا اقرار کریں:

متی 10:32-33 (یسوع)

۳۲۔ پس جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کرے گا میں بھی اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے اُس کا اقرار کروں گا۔

۳۳۔ مگر جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا انکار کرے گا میں بھی اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے اُس کا انکار کروں گا۔

متی 17:19-21

۱۹۔ تب شاگردوں نے یسوع کے پاس آ کر خلوت میں کہا ہم اس کو کیوں نہ نکال سکے؟

۲۰۔ اُس نے اُن سے کہا اپنے ایمان کی کمی کے سبب سے کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔

۲۱۔ لیکن یہ قسم دعا کے سوا اور کسی طرح نہیں نکل سکتی۔

متی 21:21

۲۱۔ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو نہ صرف وہی کرو گے جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہوا بلکہ اگر اس پہاڑ سے بھی کہو گے کہ تو اُکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ تو یوں ہی ہو جائے گا۔

مرقس 11:22-23

۲۲۔ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا خدا پر ایمان رکھو۔

۲۳۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اس پہاڑ سے کہے تو اُکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ اور اپنے دل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہو جائے گا تو اُس کے لئے وہی ہوگا۔

رومیوں 10:9-10 (پولوس)

۹۔ کہ اگر تو اپنی زبان سے یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خدُا نے اُسے مردوں میں سے جلایا تو نجات پائے گا۔

۱۰۔ کیونکہ راستبازی کے لئے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے اور نجات کے لئے اقرار منہ سے کیا جاتا ہے۔

دوسرا کرنتھیوں 13:4 (پولوس)

۱۳۔اور چونکہ ہم میں وہی ایمان کی روح ہے جس کی بابت لکھا ہے کہ میں ایمان لایا اور اسی لئے بولا۔

غور کریں: پولوس کہتا ہے کہ وہ وہی کہتا ہے جو وہ ایمان رکھتا ہے (دوسرا کرنتھیوں 13:4)، لیکن کیا یہ کرنا اُتنا ہی ضروری ہے؟ پہاڑ صرف ایمان رکھنے سے نہیں سر کتے کہ صرف اُنہیں دیکھا جائے، کیا ایسا ہوتا ہے؟ اُن کو بھی حُکم دینا پڑتا ہے (متی 20:17؛ 21:21؛ مرقس 23:11)۔ بدروحیں صرف ایمان رکھنے سے نہیں نکلیں کہ وہ نکل جائیں گی اور محض اُس متاثرہ شخص کو دیکھنے کے بجائے، الفاظ بولنا بھی ضروری ہیں (لوقا 36:4؛ 29:8؛ 12:13؛ اعمال 18:16) سبب یہ ہے کہ کلام روح ہیں بالکل جیسے یسوع نے کہا، ''جو باتیں میں نے تُم سے کہی ہیں وہ روح ہیں اور زندگی بھی ہیں'' (یوحنا 63:6؛ دیکھئے نمبر 1.7 کا غور کریں)، اور ہماری صورتحال میں اگر ہم چاہتے ہیں کہ خُدا کا روح حرکت کریں، تو پھر ہمیں اپنے مُنہ سے خُدا کا کلام بھی بولنا ہوگا بالکل جس طرح یسوع نے کیا تھا۔ جب ہم ایسا ایمان والے دل سے کرتے ہیں تو ہم جو کہیں گے خُدا وہ ہونے دے گا:

(امثال 6:12) ''لیکن صادقوں کی باتیں اُنہیں رہائی دینگی''۔

(امثال 18:12) ''لیکن دانشمند کی زبان صحت بخش ہے''۔

(یسعیاہ 19:57) ''میں لبوں کا پھل پیدا کرتا ہوں''۔

(مرقس 23:11) ''تو اُسکے لئے وہی ہوگا''۔

یہ واضح طور پر ہمیں اُس میں شامل کرتا ہے ''اُنکو اُس طرح بُلا لیتا ہے کہ گو یا وہ ہیں'' (رومیوں 17:4)، کیونکہ وہ ایمان رکھے گا اور اقرار کرے گا اُن چیزوں کا جو اندیکھی ہیں (دیکھئے نمبر 1.2)۔ جہاں تک ہماری نجات کا تعلق ہے ہمیں اُس کا اقرار کرنا چاہئے جو ہم ایمان رکھتے ہیں (دیکھئے نمبر 3.4 غور کریں 2) اور یسوع کا بھی اقرار کریں (متی 10:32-33؛ رومیوں 10:9-10) اِن آیات میں ترجمہ کیا گیا لفظ اقرار (Gr. **omologew**, Gtr. homologeo) دو الفاظ سے بنا ہے، **omoj** (Gtr. homos) جس کا مطلب ہے وہی اور **legw**, (Gtr. lego)، ''میں بولا'' اور پس مطلب ہے ''وہی بات بولنا''، یا ''اتفاق کرنا''۔ لوگوں کے سامنے یسوع کا اقرار کرنا کا مطلب اِس لئے وہی بات بولنا یسوع کے سامنے جیسے لوگوں کے سامنے، اور اِس کا مطلب خُدا کا کلام بولنا جیسے یسوع نے کیا (یوحنا 28:8؛ 49:12؛ 10:14)۔ یہودیوں کے کُچھ رہنما یسوع پر ایمان رکھتے تھے، لیکن ڈر کے مارے اُس کا اقرار نہیں کرتے تھے تاکہ عبادتخانے سے نکال باہر نہ کئے جائیں (یوحنا 42:12)؛ وہ نجات کا ایمان نہیں رکھتے تھے کیونکہ ''راست بازی کے لئے ایمان لانا

دل سے ہوتا ہے‘‘ (رومیوں 10:10)۔

نمبر 3.6 جو ہم ایمان رکھتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں اُس پر عمل کریں:

یعقوب 2:17-26

۱۷۔اسی طرح ایمان بھی اگر اُس کے ساتھ اعمال نہ ہوں تو اپنی ذات سے مردہ ہے۔

۱۸۔بلکہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تو تو ایماندار ہے اور میں عمل کرنے والا ہوں۔تو اپنا ایمان بغیر اعمال کے تو مجھے دکھا اور میں اپنا ایمان اعمال سے تجھے دکھاؤں گا۔

۱۹۔تو اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ خدا ایک ہی ہے خیر اچھا کرتا ہے۔شیاطین بھی ایمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں۔

۲۰۔مگر اے نکمے آدمی! کیا تو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے؟

۲۱۔جب ہمارے باپ ابرہام نے اپنے بیٹے اضحاق کو قربان گاہ پر قربان کیا تو کیا ہو اعمال سے راستباز نہ ٹھہرا؟

۲۲۔پس تو نے دیکھ لیا کہ ایمان نے اُس کے اعمال کے ساتھ مل کر اثر کیا اور اعمال سے ایمان کامل ہوا۔

۲۳۔اور یہ نوشتہ پورا ہوا کہ ابرہام خدا پر ایمان لایا اور یہ اُس کے لئے راستبازی گنا گیا اور وہ خدا کا دوست کہلایا۔

۲۴۔پس تم نے دیکھ لیا کہ انسان صرف ایمان ہی سے نہیں بلکہ اعمال سے راستباز ٹھہرتا ہے۔

۲۵۔اسی طرح راحب فاحشہ بھی جب اُس نے قاصدوں کو اپنے گھر میں اُتارا اور دوسری راہ سے رخصت کیا تو کیا اعمال سے راستباز نہ ٹھہری؟

۲۶۔غرض جیسے بدن بغیر روح کے مردہ ہے ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے مردہ ہے۔

غور کریں: جو ہم اعتقاد رکھتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں اُس پر عمل کرنا ایمان کا کتنا اہم حصہ ہے، اور اِس کے بغیر ہمارا ایمان مُردہ ہے (یعقوب 2:17؛20؛26) اور ہمیں کُچھ نہ دے گا (یعقوب 1:6-7)۔درج ذیل مثالوں کی طرف دیکھیں:

(1) ابراہام راستباز ٹھہرا کیونکہ اُس نے اپنے ایمان پر عمل کیا جب اُس نے اپنے بیٹے اضحاق کو خُدا کو پیش کیا اعتقاد رکھتے ہوئے کہ خُدا اُسے مُردوں میں سے زندہ کرے گا (عبرانیوں 11:17-19؛ یعقوب 2:21)۔

(2) راحب فاحشہ راستباز ٹھہری کیونکہ اُس نے اپنے ایمان پر عمل کیا جب اُس نے قاصدوں کو پناہ دی اور اُن سے عہد باندھا (یشوع

14-1:2؛ یعقوب 25:2)، اعتقاد رکھتے ہوئے کہ خُدا نے سرزمین اسرائیل کو دے دی ہے (آیت 9)۔ اگر اُس نے ایسا نہ کیا ہوتا تو وہ بھی باقیوں کے ساتھ یریحو میں ہلاک ہوتی۔

(3) نعمان شاہ اسرائیل نے اپنے کوڑھ سے شفا پائی جب اُس نے اپنے ایمان پر عمل کیا، الیشع کی ہدایات کی فرمانبرداری کرنے سے (دوسرا سلاطین 10:5) اور یردن میں سات مرتبہ غوطہ مارا (دوسرا سلاطین 14:5)۔ اگر اُس نے ایسا نہ کیا ہوتا تو وہ شفا نہ پاتا۔

(4) دس کوڑھیوں نے شفا پائی جب اُنہوں نے اپنے ایمان پر عمل کیا (لوقا 19:17) اور یسوع کی فرمانبرداری میں اپنے آپ کو کاہنوں کو دکھانے گئے (لوقا 14:17)۔ اگر اُنہوں نے ایسا نہ کیا ہوتا تو وہ شفا نہ پاتے۔

(5) خون بہنے والے معاملے کی عورت نے شفا پائی جب وہ بھیڑ میں سے گزرتی ہوئی یسوع کا لباس چھوتی ہے، اعتقاد رکھتے ہوئے کہ اگر وہ ایسا کرے گی تو وہ شفا پائے گی (متی 9:20-22؛ مرقس 5:25-29)۔ اگر اُس نے ایسا نہ کیا ہوتا تو وہ شفا نہ پاتی۔

(6) نوح اور اُس کا خاندان طوفان سے بچے کیونکہ نوح نے اپنے ایمان پر عمل کیا اور کشتی بنائی (عبرانیوں 7:11)۔ اگر اُس نے ایسا نہ کیا ہوتا تو وہ باقیوں کے ساتھ ڈوب جاتا۔

(7) یریحو کی دیواریں ایمان سے گریں، جب اسرائیل نے اپنے ایمان پر عمل کیا اور سات دنوں تک شہر کے گرد چکر لگایا (عبرانیوں 30:11)، خُدا کی ہدایات کی فرمانبرداری میں (یشوع 6:3-5)۔ اگر اُنہوں نے ایسا نہ کیا ہوتا تو وہ یریحو پر فتح نہ پاتے۔

یہ سب مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ اگر ہم جو ہم کہتے ہیں کہ اعتقاد رکھتے ہیں پر عمل نہیں کرتے تو پھر ہمارا ایمان مُردہ ہے اور ہم خُدا سے کُچھ نہیں پائیں گے۔ جہاں تک ہماری نجات کا تعلق ہے، ہمیں نہ صرف اقرار کرنا چاہیئے جو ہم اعتقاد رکھتے ہیں (دیکھئے نمبر 3.5 غور کریں)، بلکہ ہمیں اُس کی مُطابقت میں عمل بھی کرنا چاہیئے جو ہم اعتقاد رکھتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں۔ اِس کا مطلب ہے کہ ہمیں یسوع کے کلام کی تابعداری کرنی چاہیئے، کیونکہ ہم اُس کے مُحبت کے احکامات کو پورا نہیں کر سکتے (متی 22:36-40؛ پہلا یوحنا 11:3) بغیر اِس کو کئے (یوحنا 14:21-24؛ پہلا یوحنا 5:2-3؛ دوسرا یوحنا 6)۔ یسوع کے الفاظ آخری یوم ہماری عدالت کریں گے (یوحنا 48:12) اور نجات صرف اُن کے لئے ہے جو اُس کی فرمانبرداری کرتے ہیں (عبرانیوں 9:5)۔

نمبر 3.7 کبھی کبھار ہمیں آخر تک برداشت کرنا ہوگا:

حزقی ایل 33:12-13

۱۲۔ اسلئے اے آدمزاد، اپنی قوم کے فرزندوں سے یوں کہہ کہ صادق کی صداقت اُسکی خطا کاری کے دن اُسے نہ بچائیگی اور شریر کی شرارت جب وہ اُس سے باز آئے تو اُسکے گرنے کا سبب نہ ہوگی اور صادق جب گناہ کرے تو اپنی صداقت کے سبب سے زندہ نہ رہ سکیگا۔

۱۳۔ جب میں صادق سے کہوں کہ تو یقیناً زندہ رہیگا اگر وہ اپنی صداقت پر تکیہ کر کے بدکرداری کرے تو اُسکی صداقت کے کام فراموش ہو جائینگے اور وہ اُس بدکرداری کے سبب سے جو اُس نے کی ہے مریگا۔

متی 24:13 (یسوع)

۱۳۔ مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا۔

عبرانیوں 6:13-15

۱۳۔ چنانچہ جب خدا نے ابرہام سے وعدہ کرتے وقت قسم کھانے کے واسطے کسی کو اپنے سے بڑا نہ پایا تو اپنی ہی قسم کھا کر۔

۱۴۔ فرمایا کہ یقیناً میں تجھے برکتوں پر برکتیں بخشوں گا اور تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا۔

۱۵۔ اور اس طرح صبر کر کے اُس نے وعدہ کی ہوئی چیز کو حاصل کیا۔

غور کریں: کبھی کبھار بہت جلد معجزات ہوتے ہیں، اور اُنہیں کسی برداشت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یسوع کی بہت سی معجزاتی شفائیں اسی طرح تھیں (متی 8:3؛ 20:34؛ مرقس 2:12؛ لوقا 1:64؛ 4:69؛ 13:13) اور حتیٰ کہ شاگردوں نے بھی (اعمال 3:7؛ 9:18؛ 10:14)، لیکن ایسا اُن لوگوں نے کیا جو روحانی طور پر بہت بالیدہ تھے۔ کم بالیدہ مسیحیوں کے ساتھ یہ ہمیشہ ایسا نہ ہوا کیونکہ ہمارے ایمان کو ہمیں کامل کرنے کے لئے پہلے آزمانا اور جانچنا ہوتا ہے (یعقوب 1:2-4؛ 1:12؛ پہلا پطرس 1:7)۔ جہاں تک ہماری نجات کا تعلق ہے واپس رقم سے کوئی چیز خریدنے والے شخص کی مثال کی طرف جائیں (دیکھئے نمبر 1.1 غور کریں)۔ اگر وہ راستے میں رقم کھو بیٹھتا، تو دُکاندار اُسے وہ نہ دیتا جو وہ خریدنا چاہتا تھا۔ کیوں؟ کیونکہ اُس نے تبادلے کی بُنیاد کھو دی تھی۔ ایسا ہی خُدا کے کسی بھی وعدے کے ساتھ ہے۔ اگر ہم نے جو کُچھ مانگا ہے اُس کے لئے اپنا ایمان کھو دیں، قبل اِس کے کہ خُدا ہماری ساعت میں اُسے ظاہر کرے، تو پھر ہم اُسے نہیں پائیں گے۔ جہاں تک ہماری نجات کا تعلق ہے ہمیں آخر تک برداشت کرنا ہوگا تا کہ ہم نجات پائیں (متی 24:13؛ مرقس 13:13)۔ جب یسوع سُمرنہ کی کلیسیا سے مُخاطب ہوا (مُکاشفہ 2:8-11) اُس نے اُنہیں کہا، ”جان دینے تک بھی وفادار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج

دُونگا‘‘(آیت10)۔اگروہ آخرتک وفادار نہ رہتے، بلکہ بڑی مُصیبت سے بچنے کیلئے اُس کا انکار کریں،جس میں سے اُنہیں گُزرنا ہےتو وہ کھوجاتے(متی10:33؛لوقا9:12)۔اُسی دن جب راستباز انسان اپنی راستبازی سے گناہ کی طرف مُڑتا ہےاُس کی سابقہ راستبازی فراموش ہوجاتی ہے(حزقی ایل33:12-13)۔اگردانی ایل نے بیس روز بعد دُعا مانگنااورروزہ ختم کردیاہوتا(دانی ایل10:1-14) توفرشتہ اُس کے پاس نہ آتا۔پولوس اور جہاز پر لوگ جوطوفان میں تھے چودہ دنوں تک روزہ میں تھے جب فرشتہ اُن کے پاس آیااور پولوس اُن کی جان بخشی جانے کے بارے میں بتایا(اعمال27:20-35)۔یرمیاہ نے دس دن انتظارکیاکہ شاہِ اسرائیل کی درخواست کا جواب خُدا سے پائیں(یرمیاہ42:1-7)۔اِسی لئے ہمارے ایمان کی آزمائش سونے سے بھی زیادہ بیش قیمت ہے(پہلا پطرس1:7) کیونکہ یہ ہم میں صبرلاتی ہےاورہمیں اِس صبر کی ضرورت ہے تاکہ کامل بنیں(یعقوب1:2-4)،اورنجات کا وعدہ پائیں(عبرانیوں10:36؛ پہلا پطرس1:9)۔

برائے رابطہ:

مُصنف:پاسٹر روئے پیج،لوگوس اپاسٹلک چرچ آف گوڈ،انگلینڈ،یو۔کے۔

Roy Page, Logos Apostolic Church of God, England, UK

مترجم:مرقس یونس،لوگوس اپاسٹلک چرچ آف گوڈ،پاکستان

Translator: Marcus Younas, Logos Apostolic Church of God, Pakistan